زرِمبادلہ اور سیم و زر کا مسئلہ اس راہ میں سنگِ گراں بنا ہوا ہے ، مگر کیا اب تک ملک و ملت کو درپیش دوسرے مسائل کی طرح ہم نے اس مسئلہ کو بھی سنجیدہ طریقے سے اور منظم منصوبے کے ذریعے کبھی حل کرنے کی کوشش کی ؟ ۲۰ کروڑ روپیہ سے فیملی پلاننگ بنانے والی حکومتوں نے کبھی اس مسئلہ کے لئے بھی کوئی منصوبہ بندی کمیشن بنایا ؟ جو اس مد سے زرمبادلہ کی فراہمی اور اضافہ کے لئے کسی پلاننگ پر غور کرے ، یہاں کروڑوں روپیہ ، ثقافتی طائفوں اور اس قسم کی عیاشیوں پر خرچ ہو رہا ہے ، کروڑوں روپیہ عورتوں کے سامانِ آرائش و زیبائش ، فلموں اور ٹیلی ویژن سیٹوں کی درآمد پر لگ رہا ہے ، اعلیٰ اور مہذب ہوٹلوں کے نام پر ملک میں انٹرکانٹی نینٹل قسم کے ہوٹلوں کے نام فحاشی کے زیرِ پردے اور بیشتر قحبہ خانے قائم ہیں - کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ ان پر کتنا زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے ، پرمٹوں سے درآمد ہونے والی شراب کے خفیہ مصارف میں کتنا اضافہ ہو رہا ہے - ؟ اور کیا ایک ایمانی فریضہ کی تکمیل کا مسئلہ پیٹ کے مسائل سے بڑھ کر اگر نہیں تو اس کے برابر بھی قابلِ اعتنا نہیں -

---

دراصل اس تمام خرابی اور دیگر تمام دینی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم دین ، اخلاق اور اسلام کو اس کا صحیح مقام دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں - ہمارا بنیادی فلسفۂ حیات یہی ہے کہ ضرورت اور مفاد کی خاطر جتنا بھی چاہے چیخ چیخ کر اسلام کا نام لو ، اقتدار حاصل کرنا ہو تو اسلام کی دوہائی دو ، اسلام کے نام پر لاکھوں کی لٹیا ڈبو دو - اسلامی حکومت کے نام پر ان کی عصمتیں تار تار کر دو ، جس کفر اور الحاد کو چلانا چاہو اس پر اصلی اسلامی ٹریڈ مارک کا ٹھپہ لگا دو - مگر جب مقصد حاصل ہو جائے ، تو سب سے بڑھ کر خود ہی اسلام کا ایک ایک ستون ڈھانے لگ جاؤ - ۲۲ سال بلکہ اور بھی پیچھے پلٹ کر اپنے ماضی پر نگاہ دوڑائیے تو قول و عمل کے تضاد کی ایک ایسی بھیانک تاریخ تمہارے سامنے آ جائیگی جس کا ہر باب اور ہر صفحہ غداری ، بے حیائی اور خود غرضی سے بھرا ہے ، اسلام کا احساس نہیں اس وقت ہوا جب قدرت کی تلوار نیام سے باہر آئی اور اقتدار یا جنگ ، زندگی کے اس کنارہ سے وجود کو خطرہ محسوس ہوا یا کسی طبقہ کے مادی اور ذاتی مقاصد ڈگمگانے لگے ، یہاں سے لیڈر اسلام کی مالا جپتے ہیں ، مگر ان کا ذاتی اور اجتماعی کردار اسلام کے لئے ایک گالی ہے ، یہاں غریب اور کسان کے نام پر مسلم مساوات اور اشتراکیت کے نام پر اسلام کو وہی طبقہ پڑھا رہا ہے جو غریبوں کا خون پی پی کر پھولے نہیں سماتا ، یا جو غریب اور پسے ہوئے طبقہ کی غریبی سے فائدہ اٹھا کر اسکی عصمتوں سے کھیل رہا ہے - یہاں عدلِ عمرؓ ، فراستِ صدیقؓ اور فقرِ ابوذرؓ کا نام وہ لوگ لے رہے ہیں جن کی ذہنی آبیاری لینن اور کارل مارکس